عبداللطیف خالد چیمہ

قادیانی جماعت کو جرمنی میں قانونی حیثیت دے دی گئی

روزنامہ ’’جنگ‘‘ لندن (۷؍ جون 2013ء) میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق ’’جرمنی کی وفاقی ریاست ہیسن میں قادیانی جماعت (جماعت احمدیہ) کو عیسائی کلیساؤں اور یہودی تنظیموں کی طرح ریاستی قانون کے تحت قائم ادارہ کے طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ ملک میں عیسائی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیساؤں اور یہودیوں کی چند تنظیموں سمیت 80 سے زیادہ مذہبی اداروں کو جن میں ایران کا بہائی مذہب بھی شامل ہے یہ حیثیت حاصل ہے۔ اخبار کے مطابق وفاقی ریاست ہیسن میں جہاں جرمنی میں آباد جماعت احمدیہ کے پیروکاروں کی اکثریت مقیم بتائی جاتی ہے۔ جماعت کو ایک پبلک کارپوریٹ کی حیثیت سے اپنے ارکان سے ٹیکس وصول کرنے، اپنے ملازمین کے برابر درجہ دینے اور عبادت گاہیں قائم کرنے جیسے قانونی حقوق حاصل ہوگئے ہیں۔‘‘ قادیانیوں کی بین الاقوامی سطح پر سرگرمیوں کی ایک جھلک مذکورہ خبر میں دیکھی جاسکتی ہے 26؍ اپریل 1984ء کو امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے اجراء ونفاذ کے بعد قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے قانوناً روک دیا گیا تو پاکستان میں قادیانیوں نے اِس قانون کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کے خلاف ایک مہم شروع کی اور دستور میں اپنی آئینی حیثیت ماننے سے انکاری رہے، قادیانی جماعت نے ایک مہم کے طور پر امریکہ و کینیڈا اور مختلف یورپی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کی اور سراسر فرضی وجعلی مقدمات اور ایف آئی آرز کا سہارا لے کر پاکستان کو بدنام کرنے پر لگے رہے۔ اِسی اثنا میں جرمنی میں ہزاروں قادیانی پہنچے اور اسلام و وطن عزیز کے خلاف مسلسل زہر اُگل رہے ہیں، المیہ یہ ہے کہ وہ اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال کر کے پوری دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں اِسی طرح وہ بیرون ممالک بعض اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے میں بھی کامیاب ہوجاتے ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جرمنی میں مجلس احرار اسلام سمیت مسلمانوں کی پانچ تنظیموں نے اِس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی کی اسلامی رابطہ کونسل میں شامل دو بڑی تنظیمیں دس سال سے زائد عرصہ سے ریاستی طور پر تسلیم کیے جانے کے لیے دی گئیں درخواستوں پر فیصلوں کا انتظار کررہی ہیں۔ اسلامی رابطہ کمیٹی کونسل نے ایک بیان میں جماعت احمدیہ کو ریاستی سطح پر تسلیم کیے جانے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ مجلس احرارِ اسلام جرمنی کے امیر سید منیر احمد شاہ بخاری نے کہا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان اسے اسلام نہیں قادیانیت قرار دیتے ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت پر اختلاف ایک بنیادی اختلاف ہے جس کی وجہ سے قادیانی ملت اسلامیہ سے الگ ہوگئے تھے۔

ہمارے خیال میں یہ صورتحال تمام دینی حلقوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے اور ہم اِس محاذ کے اہل فکر و دانش کو اِسی جانب متوجہ کرانا چاہیں گے کہ وہ صورتحال کی سنگینی کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ بین الاقوامی سیکولر لابیوں اور پاکستان کے مقتدر حلقوں میں قادیانی اثر و نفوذ کی ریشو (تناسب) کہاں تک ہے؟ ہم اپنے ہی ماحول اور مخصوص دائرے میں جو کام کر رہے ہیں، اس کی ضرورت سے ہرگز انکار نہیں لیکن بین الاقوامی سطح پر لابنگ اور ذہن سازی کن مورچوں میں بیٹھ کر ہو رہی ہے اور ہماری نظریاتی شناخت کو کس طرح منہدم کیا جا رہا ہے، بہر حال ہمیں داخلی ماحول کی سطح سے نکل کر بین الاقوامی سطح پر سوچنے اور عملی اقدامات کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔ صدر آصف علی زرداری نے پارلیمان کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ناموس رسالت قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے حوالے سے بات کی (/www.bbc.co.uk/urdu ۹/جون 2013ء) وہ اس بہانے کیا کہنا چاہتے ہیں سب کے علم میں ہے۔ افسوس کہ کسی سیاسی یا مذہبی رہنما نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ 25۔ جون 2013ء کو بیلجیم کے دار الحکومت برسلز میں عیسائی رہنماؤں کے ایک ہنگامی اجلاس میں بھی پاکستانی آئین کی دفعہ 295۔سی کو ہدف تنقید بنایا گیا اور ورلڈ کونسل آف چرچز کے سرکردہ رہنماؤں کے علاوہ صدر ورلڈ کونسل آف چرچز پاکستان بشپ سموئیل عزاریہ نے پاکستانی آئین کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے پر بات کی۔ مرزا مسرور احمد اور قادیانی چینل (M.T.A) لندن سے اِن قوانین پر عالم کفر کا حق نمک ادا کر رہا ہے۔ 20/جون 2013ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں اُس وقت ہنگامہ کھڑا ہو گیا جب مردان سے تحریک انصاف کے رکن قومی اسمبلی مجاہد علی خان نے اچانک عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) غازی ممتاز قادری کی رہائی کا مطالبہ کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں! پیپلز پارٹی کو تو یہ مطالبہ بُرا لگنا ہی تھا چنانچہ بجٹ اجلاس کے موقع پر اس غیر متوقع اور اچانک مطالبے پر پیپلز پارٹی نے خوب شور مچایا افسوس تو اس بات پر ہے کہ خود تحریک انصاف کے کراچی سے رکن قومی اسمبلی عارف علوی نے اُسی اجلاس میں وضاحت کر دی کہ مجاہد علی خان نے جو کچھ کہا، یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں اور پارٹی پالیسی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مستزاد یہ کہ تحریک انصاف کی رہنما شیریں مزاری نے بھی اِسے پارٹی پالیسی کے بر عکس قرار دیا (روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 21/جون 2013ء)

صورتحال کو دن بدن گھمبیر کیا جا رہا ہے اور سودی معیشت کے ذریعے عالمی طاقتیں اپنی پالیسیاں آگے بڑھا رہی ہیں۔ ایسے میں پاکستانی حکمرانوں کے لیے ضروری ہے کہ ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کے لیے خلوصِ نیت سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں، یہاں ہم تیسری مرتبہ منتخب ہونے والے وزیر اعظم نواز شریف کو ان کا وہ حلف یاد دلانا چاہتے ہیں جو انہوں نے گزشتہ ماہ اپنا منصب سنبھالتے وقت اٹھایا ہے، حلف کا متن اِس طرح تھا:

''میں محمد نواز شریف صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور توحید، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک آخری کتاب ہے، نبیوں جن میں حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں اوران کے بعد کوئی نبی نہیں، روز قیامت اور قرآن وسنت کے تمام تقاضوں اور تعلیم پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہ کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا۔ یہ کہ میں بحیثیت وزیراعظم پاکستان اپنے فرائض منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ یہ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔ یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔ یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیراعظم پاکستان میرے سامنے غور کے لیے پیش کیا جائے گا یا میرے علم میں آئے گا بجز اس کے کہ بحیثیت وزیراعظم اپنے فرائض کی کماحقہ انجام دہی کے لیے ایسا کرنا ضروری ہو، اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے، آمین۔''

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 6/جون 2013ء) ہماری رائے میں اگر وزیراعظم موصوف اپنے حلف کی حقیقی پاسداری کریں تو بیشتر مسائل حل ہوسکتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ

اتنی تفصیل سے لکھنے کا مقصد دینی حلقوں اور تحفظ ختمِ نبوت کی قابل احترام جماعتوں، اداروں اور شخصیات کو بیدار کرنا ہے کہ قادیانیوں کی کمین گاہوں کی سرپرستی میں ملک کے اندر اور بیرون ممالک قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ملت اسلامیہ کے تشخص اور پاکستان کی نظریاتی شناخت کے لئے مسلسل خطرے کا الارم ہیں۔ الحمدللہ عالمی مجلس احرار اسلام جرمنی نے امیر جماعت سید منیر احمد شاہ بخاری کی قیادت میں فرینکفرٹ کے پاکستانی قونصلیٹ سے مل کر صورتِ حال سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے جرمن پارلیمنٹ کی اپوزیشن جماعت LINKE کی ایک رہنما ثمینہ خان کو بھی حقائق سے آگاہ کیا ہے۔ اطلاعات یہ ہیں کہ برلن کا پاکستانی سفارت خانہ نہ صرف یہ کہ اِس صورتحال سے صرفِ نظر کیے ہوئے ہے، بلکہ بعض اطلاعات کے مطابق اعلیٰ سفارتی عملے میں قادیانی شامل ہیں اور بعض حضرات تو سفیرِ پاکستان کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، وزارت خارجہ کو صورتحال کا نوٹس لے کر مناسب اقدامات بھی کرنے چاہئیں اور جرمنی میں پاکستان کو بدنام کرنے میں ملوث قادیانی جماعت کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر تدارک بھی کرنا چاہیے۔

احرار سے تعاون فرمائیے

مجلس احرارِ اسلام پاکستان اور اس کا شعبۂ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت قیام ملک سے بہت پہلے سے دینی جدوجہد خصوصاً تحفظِ ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کر رہا ہے، قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی دعاؤں اور سرپرستی میں لاہور اور ملتان میں جماعت کے مرکزی دفاتر قائم اور متحرک ہیں، جبکہ چناب نگر سمیت ملک بھر میں مدارس و مساجد اور دفاتر کا ایک نیٹ ورک قائم ہے، مدرسہ معمورہ لاہور میں حفظ قرآن کا مضبوط سلسلہ جاری ہے۔ مدرسہ معمورہ ملتان میں حفظ قرآن اور درس نظامی جبکہ بنات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ میں حفظ و ناظرہ قرآن کریم، پرائمری اور درسِ نظامی کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ کے نظام میں جاری ہے۔ چناب نگر میں مدرسہ ختمِ نبوت، بخاری ماڈل ہائی سکول اور مضافات میں دو مراکز خدمت دین میں مصروف ہیں، مسجد احرار کی تعمیر نو تکمیلی مراحل میں ہے اور مسلم ہسپتال کی تعمیر جاری ہے، چنیوٹ میں مرکز احرار مدنی مسجد میں تعلیم قرآن اور درس قرآن کا مبارک سلسلہ جاری ہے۔ مدرسہ ابوبکر صدیق تلہ گنگ اور گجرات میں مدرسہ ختمِ نبوت اور دو مزید ذیلی ادارے تعلیم و تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔ الحمدللہ صرف چیچہ وطنی میں ''مسجد ختمِ نبوت'' کے نام سے چوتھا مرکز زیر تعمیر ہے۔

امریکہ کی قیادت میں عالمی کفریہ طاقتیں دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے خلاف پوری قوت سے صف آرا ہیں اور ان کو ختم کرنے کے لیے عالم کفر تمام وسائل بروئے کار لائے ہوئے ہے۔ تمام تر انسانی کمزوریوں کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ اِس وقت پوری دنیا میں مذہبی طبقات ہی عالمی استعمار کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں، ایسے میں ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ کو متوجہ کرنا مقصود ہے کہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے اور اکثر لوگ اِس ماہ مبارک میں ہی اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے فریضے سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ اِن حالات میں آپ سے درخواست ہے کہ مجلس احرارِ اسلام کی دینی و تعلیمی اور تبلیغی و تحریکی جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں، اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات دیتے وقت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور بزرگوں کی اس جماعت اور اس کے ذیلی اداروں کو بھی یاد رکھیں۔

تعاون آپ فرمائیں گے! کام ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطا فرماویں گے۔

قارئین متوجہ ہوں!

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدتِ خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کر دی گئی ہے۔ جن قارئین کا زرتعاون جون ۲۰۱۳ء میں ختم ہو چکا ہے انھیں جولائی ۲۰۱۳ء کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم سالانہ زرِتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر **0300-6326621** پر -/250 روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ (سرکولیشن منیجر)